عام طور پر سوانح عمریاں عالم کی موت کے بعد لکھی جاتی ہے لیکن مؤلف موصوف نے اپنی کتاب میں ماضی کے علماء کے ساتھ ساتھ موجودہ علماء کی سوانح شامل کر کے کتاب کی افادیت میں اضافہ کیا ہے کیونکہ اکثر طور پر موت سے پہلے عالم کی قدر کسی کے پاس نہیں ہوتی اور موت کے بعد اسکی سوانح دیکھ کر پھر پچھتاوے کے سوا اور کچھ نہیں ہوسکتا۔

''دریا بکوزہ بند'' کا مصداق کرتے ہوئے مولانا موصوف نے ۲۱۳صفحات کی اس کتاب میں تقریباً ۱۶۷علماء کرام کے علمی، سیاسی، معاشرتی خدمات ذکر کیے ہیں جو کہ قابل صد تحسین ہیں ان میں سے بعض علماء عظام کی سوانح کئی جلدوں کی کتاب کی متقاضی ہے اللہ تعالیٰ موصوف کو ہمت و توفیق دے کہ وہ اس پر قلم اٹھا کر اس سعادت سے بہرہ آور ہو جائے۔ موصوف کی یہ کاوش ۲۱۳صفحات پر مشتمل ہے قیمت درج نہیں۔ (مولانا منفعت احمد)

● **والدین کے سائے سے حرمین کے سائے تک** (سفرنامہ حرمین شریفین)......**محمد عدنان زیب**

زیر نظر کتاب نہ صرف ایک ادبی مرقع خاص ہے بلکہ ایک جامع، مفصل، دلکش، ایمان افروز اور مراجع و مصادر سے آراستہ ایک دقیق کاوش بھی ہے۔ حرمین شریفین کی یاد تازہ کرنے والی یہ تحریر بے حد آسان اور مفہوم عام و خاص ہے اور خصوصاً ان عشاق دیار حبیب و کعبہ مشرفہ کے دلوں کے لیے باعث تسکین ہے۔ جن کو ہر وقت ایک عشقیہ لہر دلوں کے اندر محسوس ہوتی ہے۔ اس لیے کہ جنہوں نے دیکھا ہے وہ تڑپتے ہیں، جنہوں نے نہیں دیکھا ہے وہ ترستے ہیں۔ حرمین شریفین کا تقدس، مکہ مکرمہ کا جلال اور مدینہ منورہ کا جمال اس کتاب میں بہت زیادہ ملتا ہے۔ اس کتاب کو ملاحظہ کرنے اور حرف بہ حرف پڑھنے اور دل سے سمجھنے کے بعد بھی جو حرمین کیلئے نہ ترسے اُسے ڈرنا چاہیے، کہ اس کے اندر سوز و گداز کی کتنی کمی ہے۔ حرمین شریفین کی یاد تازہ کرنے والی اس کتاب میں دو ٹھوس حقیقتیں ملتی ہیں۔ اس میں دو عظیم سایوں کا ذکر ملتا ہے۔ والدین کا سایہ اور حرمین کا سایہ۔ یہ دونوں سائے ایسے خنک اور ٹھنڈے ہیں کہ ان کے نیچے ستانے والا کبھی بھی محروم نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ فاضل مصنف محمد عدنان زیب صاحب کو اس پیاری، حقیقی اور معصوم تصنیف کا صلہ بار بار حرمین شریفین کی زیارت کا ذریعہ اور پاکیزہ وسیلہ بنائے اور اس کے پیارے قارئین کرام کو بھی ہر سال حرمین شریفین کی زیارت کا وسیلہ اور ذریعہ بنائے۔ فاضل مصنف و موصوف سے ایک گذارش ہے کہ یہ اس سلسلے کو باقاعدہ جاری و ساری رکھے۔ حرم کے سائے میں گداز قلب سے الفاظ رقم کرنے والے اس کم عمر مصنف کو دیکھے بغیر یہ احساس ہوتا ہے کہ مصنف 7 دہائیاں دیکھ چکا ہوگا، مگر حقیقت اس کے برعکس ہے۔ ابوالکلام آزاد صاحبؒ کو اللہ تعالیٰ نے 14 سال کی عمر میں ''الہلال'' اخبار لکھنے کی توفیق بخشی تھی۔ اللہ تعالیٰ انہیں ابوالتصانیف بنا کر اس عظیم موضوع پر لکھنے کی سعادت عطا فرمائے۔ .... (مفتی مولانا محمد الیاس)